گیارہواں اجلاس | سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۱/ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۱۳
۳-	رخصت کی درخواستیں	۱۴
۴-	تحریک التواء نمبر ۴ منجانب ڈاکٹر عبدالمالک	۱۴
۵-	تحریک استحقاق نمبر ۷ منجانب مولوی امیر زمان صاحب	۲۱
۶-	بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	۳۶

جناب اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ :۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

بروز شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

ترجمہ : بے شک اللہ تعالی اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دیتے رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔ اور کھلی برائی اور مطلق برائی، اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو، اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو، جب کہ تم اس کو اپنے ذمہ کرلو، اور حلف کے بعد اس کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالی کو گواہ بھی بنا چکے ہو۔ بے شک اللہ تعالی کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات

مولانا امیر زمان۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب اسمبلی کے قواعد وضوابط کے تحت آج کا یہ اجلاس نہیں ہو رہا ہے کیونکہ آج آپ نے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرنا ہے قاعدہ نمبر ۱۰ میں لکھا ہے کہ آج آپ نے انتخاب کرنا ہے لہذا آج کا یہ اجلاس غیر اصولی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک۔ مسٹر اسپیکر صاحب ' یہ عموماً" دیکھا گیا ہے کہ موجودہ حکومت اسمبلی اور پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ہر جگہ غیر اصولی طریقہ کار اپنا رہی ہے یہاں پر یہ ایک مقدس ایوان ہے اور اس کو رولز آف بزنس کے حوالے سے آپ نہیں چلا رہے ہیں رولز آف بزنس میں کلیئر کٹ دیا ہوا ہے کہ جب اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر نے استعفی دیا ہوا ہو۔ میں آپ کو پڑھ کر سناؤں۔

" قاعدہ نمبر ۱۰ جب کبھی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے تو اس عہدہ کو پر کرنے کے لئے یہ طریق ذیل انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

(الف) اگر اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو تو جتنا جلد ممکن ہو سکے اجلاس کے دوران اور (ب) اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو اگلے اجلاس کی پہلی نشست میں" جناب اسپیکر چونکہ ڈپٹی اسپیکر صاحب نے ریزائین اس وقت دیا تھا جب اسمبلی کا اجلاس چل نہیں رہا تھا اور آج اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اور رولز آف بزنس کے مطابق آج اسمبلی کے اجلاس کی پہلی نشست ہے لہذا جو پہلی نشست ہوگی وہ ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں رولز آف بزنس جو آپ نے مرتب کئے ہیں ان کے حوالہ سے آج کی یہ پروسیڈنگ غیر آئین اور قواعد کے خلاف ہے۔ لہذا آپ proper رولز آف بزنس کو اپنائیں۔

جناب اسپیکر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ اجلاس ضابطہ کے تحت نہیں ہو رہا ہے یہ بات آپ کی درست نہیں ہے اجلاس باقاعدہ ضابطہ کے تحت ہو رہا ہے جہاں تک ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کا تعلق ہے آپ بجا فرما رہے ہیں کہ آج اسمبلی کی پہلی نشست ہے اس کے لئے باقاعدہ شیڈول ترتیب دیا جاتا ہے جس طریقے سے کسی الیکشن کو کنڈکٹ کرتے ہیں ڈپٹی اسپیکر کے لئے بھی وہی پروسیجر ہے اس کے لئے بیلٹ پیپرز بنتے ہیں۔ آج اجلاس کا پہلا دن ہے آپ معزز اراکین ہاؤس کے آپس میں کانٹیکٹ Cantect کریں اور اس کا شیڈول اناؤنس کریں گے تاہم اس سے کارروائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ڈاکٹر عبد المالک۔ جناب اسپیکر یہاں میں یہ وضاحت کروں چونکہ آپ نے اجلاس بلایا اس میں

کم از کم دو ہفتے کا گیپ gap تھا یہ تو اراکین کی ذمہ داری نہیں کہ شیڈول بنائے' یہ رولز میں کلیئر کٹ لکھا ہوا ہے شیڈول بنانا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کلیئر کٹ رولز کو violate وائلیٹ کر رہے ہیں۔(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ نوشیروانی صاحب آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں ان کے بعد آپ بولیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ میرے دوست کو شاید رولز آف بزنس کا پتہ نہیں ہے اور غالباً" چیف منسٹر صاحب اور آپ کو غلط Inteprete انٹرپریٹ کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح غلط کی گئی ہے کیونکہ اس میں کلیئر کٹ دیا ہوا ہے "اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو اگلے اجلاس کی پہلی نشست میں" اور آج ہی اسمبلی کی پہلی نشست ہے لہذا ڈپٹی اسپیکر کا الیکشن ہونا چاہیئے آپ کہتے ہیں شیڈول بنانا ہے تو شیڈول بنانا آپ کا کام ہے' اس کی کوئی تشریح یہاں نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب ۔ (مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر صاحب میں ڈاکٹر مالک صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ڈپٹی اسپیکر بنیں ہم ان کو ڈپٹی اسپیکر کے لئے نامینیٹ کرتے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ جناب اسپیکر لگتا یہ ہے کہ جتنے بھی حزب اقتدار کے ممبر صاحبان ہیں وہ سب ماشاء اللہ وزیر ہیں ڈپٹی اسپیکر کے عہدہ کے لئے کون قربانی دے سکتے ہیں ظاہر ہے ان کے پاس کوئی ایسا بندہ نہیں ہے۔(مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ تشریف لائیں ڈپٹی اسپیکر کے لئے آپ تو ہم سے الگ ہوگئے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ حزب اقتدار کے سب کے سب اراکین وزیر ہیں ماشاء اللہ ایک ڈپٹی اسپیکر تھے اس بیچارہ کو استعفیٰ دلوا کر وزیر بنوایا۔ اب کون ڈپٹی اسپیکر بنے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ بیچارہ غیر پارلیمانی لفظ ہے' ہم بے چارے نہیں ہیں بلکہ ہم چارے والے ہیں اور لوگوں کو چراتے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ جناب اسپیکر' حکومت میں ہوتے ہوئے بھی تو ہم نے یہی رونا رویا کہ یہ غیر آئین غیر دستوری اور غیر جمہوری انداز میں ہو رہا ہے اس لئے ہم نے حکومت چھوڑ دی کہ یہ غیر جمہوری اور غیر دستوری کام چل رہا ہے آپ کی صدارت میں (مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر یہ تقریر کر رہے ہیں یہ تقریر کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ بہرکیف کسی نے تو یہ قربانی دینی ہے۔ کیونکہ رولز آف بزنس کے تحت یہ لازمی ہے' یہ مسٹ Must ہے رولز کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا انتخاب کریں۔

جناب اسپیکر۔ اس کا شیڈول ہم اناؤنس کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کرتا ہوں میں نہیں مانتا کہ آپ اس طرح رولز کو ریلیکس کرتے رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح معاشرے میں رولز نہیں رہے یہ ایک انتہائی اہم نکتہ ہے تو ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ جناب اسپیکر صاحب ہم اس طرح رولز آف بزنس کو ریلیکس کرکے نہیں چلا سکتے۔

جناب اسپیکر۔ جی مولانا صاحب آپ کیا فرماتے ہیں؟

مولانا عصمت اللہ۔ جناب اسپیکر صاحب اسمبلی کی کارروائی رولز کے تحت ہونی چاہیئے' اگر یہاں رولز کا اتباع نہ ہو تو ہم اسمبلی نہیں چلا سکتے۔ اگر یہاں رولز کی مخالفت حزب اختلاف کی طرف سے ہو رہی ہوتی تو آپ ہم پر الزام لگاتے کہ آپ خواہ مخواہ بات کر رہے ہیں آج اسمبلی اجلاس کی پہلی نشست ہے اور ضابطہ کار کے مطابق آج پہلا اجلاس ہو رہا ہے اگر اب اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہوتا ہے تو آج اس کا انتخاب ہونا چاہیئے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر کوئی مجبوری یا معقول عذر ہو تو اسے سامنے لایا جائے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے واقعتاً" یہ مجبوری یا معقول عذر ہے اس لئے رولز چھوڑ دیئے جاتے ہیں لیکن یہاں بلاوجہ رولز کی مخالفت کرنا ایوان کے حقوق اور اسمبلی کے جو حقوق ہیں ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ (مہربانی)

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کچھ فرمائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جی میں اس کی وضاحت کردوں کہ ہمارے منسٹر برائے لاء اینڈ پالیمینٹری افیئرز اس کی وضاحت کریں۔ بنیادی طور پر جو ایجنڈا تیار کیا جاتا ہے آپ نے کس رول کے حوالے سے آج کا ایجنڈا بنا کر ان متعلقہ رولز کو Byepass بائی پاس کیا ہے؟ اور آپ دوسرا ایجنڈا شروع کر رہے ہیں اور متعلقہ رولز کو بائی پاس کرتے ہیں Minister Concerned ذرا متعلقہ رولز کا حوالہ دیں اور رولز quote کوٹ کریں' کیونکہ یہاں تو ہمارے کلیئر کٹ رولز موجود ہیں جب تک آپ ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا انتخاب نہیں کریں گے آپ اسمبلی کی باقی بزنس جو بھی کریں گے وہ رولز کے مطابق نہیں اس کی کوئی وضاحت یہاں نہیں ہے اس بارے میں ہمارے منسٹر صاحب کیا کہیں گے؟

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں اس میں وضاحت ہو چکی ہے یہ درست ہے آپ کا کہنا قاعدے کی

بات اپنی جگہ پر لیکن یہ بھی درست ہے کہ حالات ایسے نہیں ہیں کہ اس کی وجہ سے ہم اسمبلی کی دیگر کارروائی کنڈکٹ نہیں کرسکتے ہیں یا اس کی وجہ سے کارروائی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ یہ اس قدر فیٹل Fatal بھی نہیں، ہم شیڈول اناؤنس کریں گے ایسا نہیں ہے کہ اسمبلی کی کارروائی نہیں چل سکتی۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب اسپیکر آپ ذرا بتادیں کہ کہیں پر ایسی کوئی امینڈمنٹ یا کوئی ایس ایکسپلینیشن ہے؟

جناب اسپیکر۔ بنیادی طور پر تو رولز کارروائی کو اسموتھ Smooth چلانے کے لئے ہوتے ہیں۔

(مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ اس کا جواب میں دوں گا جب پانی ہو تو تیمم کی ضرورت نہیں ہوتی اب اسپیکر موجود ہے تو آپ ڈپٹی اسپیکر کے خواب دیکھ رہے ہیں؟

جناب اسپیکر۔ نوشیروانی صاحب تشریف رکھیں اب اس کو فائنل ہونا چاہیئے اس پر بہت بات ہوگئی ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ کریم صاحب بڑے ایکٹیو Active لگتے ہیں کیا وہ قربانی دے سکتے ہیں وہ فوڈ کو چھوڑدیں جہاں تک اس کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں وہ یہ قربانی دے سکتے ہیں (مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ میں بالکل حاضر ہوں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ اگر وہ وزارت نہیں چھوڑ سکتے تو دونوں عہدے وزارت اور ڈپٹی اسپیکر سنبھال سکتے ہیں کیونکہ خواہ مخواہ اتنا شور مچاتے ہیں اپنے پیٹ کے لئے وہ کیوں ایسے غیر جمہوری اور غیر دستوری بات پر اڑے ہوئے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ ایک وزارت تو کیا ہم بلوچستان کے لئے سو وزارتیں بھی قربان کرسکتے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ جناب اسپیکر میں اتنی گزارش کروں گا کہ نہ معلوم جو بھی غلط سلط ہو وہ اٹھ کھڑا ہو میں سمجھتا ہوں یہ ایک غلط طریقہ ہے لہٰذا آپ جمہوری طریقہ پر عمل کرکے حزب اختلاف کو مطمئن کریں۔

جناب اسپیکر۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ رولز اور ضوابط پروسیڈنگ کو Smooth اسموتھ چلانے

کے لئے ہوتے ہیں اگر آج کے دن ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا انتخاب نہیں ہوتا تو اس سے اسمبلی کی پروسیڈنگ اسموتھلی Smoothly چلنے پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہم نے آج کا دن صرف اس لئے نہیں رکھا کہ ہم نے کہا آج کے دن معزز اراکین سب یہاں تشریف لائیں گے ویسے بھی ڈپٹی اسپیکر کا مسئلہ آپ کا ہے آپ حضرات آپس میں بیٹھیں اور پھر جس طریقہ سے ہو ہم اناؤنس کریں گے اور شیڈول تیار کریں گے آپ اس کو بلاوجہ کی بحث نہ بنائیں۔

مولانا عصمت اللہ۔ یہ بات ثابت ہوگئی ہے رولز اور پروسیجر حزب اقتدار کے لئے نہیں بلکہ حزب اختلاف کے لئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے تمام اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

X **۶۰۲ مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر ملازمتہائے امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف۔ کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران وزیراء اور مشیران کے پاس کئی سرکاری گاڑیوں کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے اور کئی گاڑیاں چوری ہو چکی ہیں۔

(ب)۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو گزشتہ دو سالوں کے دوران تاریخ وار ایکسیڈنٹ اور چوری شدہ مذکورہ گاڑیوں کی تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ چوری شدہ گاڑیوں کی تفصیل۔ (۱) نیو پجارو ماڈل ۱۹۹۱ء کو جناب ماسٹر جانس اشرف' وزیر برائے پاپولیشن و اقلیتی امور کے گھر سے جون ۱۹۹۱ء کی شب کو چوری کی گئی جس کی اطلاع بروقت متعلقہ پولیس تھانے کو دی گئی' لیکن تاحال مذکورہ گاڑی نہیں ملی ہے۔

۲۔ ایکسیڈنٹ شدہ گاڑیوں کی تفصیل

نمبر شمار	گاڑی نمبر	ماڈل	تاریخ ایکسیڈنٹ	بہمراہ ڈیوٹی
۱۔	کیو اے ای۔۴۷۔۶۳	ہنڈا اکارڈ ۱۹۹۰ء	۹۳/۱/۲۶	وزیر اعلیٰ ہاؤس
۲	بی ایل این۔۴	ٹیوٹا کرولا کار ۱۹۹۱ء	۹۱/۴/۳	جناب مولانا عصمت اللہ' سابقہ وزیر پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ
۳۔	نمبر نل	پجارو ۱۹۹۱ء	۹۲/۲/۱۹	جناب مولانا امیر زمان سابقہ وزیر زراعت
۴۔	کیو اے الف۔۲۷۵	۱۹۹۱ء پجارو	۹۱/۱۲/۱	جناب حسین اشرف وزیر ماہی گیری

۵۔ کیو اے ڈی۔۲۹۹۱ ۱۹۸۶ء ہنڈا کارڈ ۹۲/۳/۱۵ جناب میر اسرار اللہ زہری وزیر صحت

X ۱۵۱ مسٹر ارجن داس بگٹی کیا وزیر نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء سے تاحال کس قدر نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں اور کتنے ایکسیڈنٹ گاڑیوں کی مرمت کرائی گئی ہے۔ نیز کیا ان گاڑیوں کی خریداری اور مرمت کا ٹینڈر کیا گیا۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر نظم و نسق عمومی۔ ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء سے تاحال محکمہ ملازمتہائے وزیر نظم و نسق نے درج ذیل گاڑیاں خریدی ہیں۔

۱۔ پیجارو ۳۱ عدد

۲۔ پیجارو ۱ (برائے محکمہ خوراک)

۳۔ ٹیوٹا کرولا کار ۹ عدد

۴۔ ٹیوٹا کرولا کار ۳ (برائے بلوچستان ہاؤس اسلام آباد)

۵۔ نسان سنی کار ۳ (ایضاً")

۶۔ ٹیوٹا لینڈ کروزر ۲ عدد

۷۔ ٹیوٹا کوسٹر (بس) ۱

۸۔ ہینو بس ۱ (برائے کمشنر لورالائی دفتر)

ایکسیڈنٹ شدہ گاڑیوں کی تفصیل

1- QAE ۹۳۷۴ ہنڈا اکارڈ یہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کی ڈیوٹی میں تھی مورخہ ۹۲-۱-۲۶ (ہونڈا اکارڈ کار) کو مچھ کے قریب پھسلن کی وجہ سے الٹ گئی جس پر مبلغ۔/۹۰,۰۰۰ روپے خرچ آیا ہے۔

۲۔ ٹیوٹا کرولا BLN-۴ یہ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد میں ڈیوٹی کرتی ہے۔

(ٹیوٹا کرولا کار) سابقہ وزیر جناب مولانا عصمت اللہ کو اسلام آباد سے کوئٹہ لا رہا تھا مورخہ ۹۱-۴-۳ کو کندھ کوٹ کے مقام پر موڑ کاٹتے ہوئے درخت سے جا ٹکرائی جس پر مبلغ ۳۴,۷۰۰ روپے کا خرچ آیا ہے۔

۳۔ پیجارو نمبر NIL جو کہ سابقہ وزیر جناب مولوی امیر زمان کے ڈیوٹی میں تھی مورخہ ۹۲-۲-۱۹ کو کان مہترزئی کے مقام پر پھسلن کی وجہ سے الٹ گئی جس پر مبلغ ۴۵,۷۷۵ روپے کا خرچ آیا۔

۴۔ پجارو نمبر ۵۷۔ ۱۴۔ QAF جو کہ وزیر امور حیوانات و ماہی گیری جناب حسین اشرف کے ڈیوٹی میں تھی مورخہ ۹۱۔ ۲۔ ۱۴ کو ایئر پورٹ روڈ پر ایک بچے کو بچاتے ہوئے الٹ گئی مرمت پر مبلغ ۵۰۰'۴۹ روپے کا خرچ آیا ہے

۵۔ ۲۹۹۱۔ QAD جو کہ وزیر صحت جناب میر اسرار اللہ زہری کی ڈیوٹی میں تھی مورخہ ۹۲۔ ۳۔ ۱۵ کو کراچی میں ایکسیڈنٹ (ہونڈا اکارڈ کار) ہوا' تاہم گاڑی کو ابھی تک مرمت نہیں کرایا گیا ہے۔

درج ذیل بالا گاڑیوں کی مرمت کے لئے باقاعدہ ٹینڈر طلب کیا گیا ہے مناسب اور سب سے کم پیشکش کو منظور کیا گیا ہے' تاہم ایمرجنسی میں مذکورہ گاڑی نمبر ۷۴۷۔ ۷۳۔ QAE۔ اور ۴ BLN کی مرمت اوپن ٹینڈر (Open tendr) کے تحت کیا گیا ہے جس کی منظوری باقاعدہ محکمہ خزانہ اور مجاز حکام سے لی گئی ہے۔

درج بالا گاڑیوں کی خرید بذریعہ ٹینڈر کی گئی ہے جس کا اشتہار ملک کے ایک سے زائد معروف اخباروں میں دیا گیا ہے ٹینڈر دھندگان کے نمائندوں کی موجودگی میں ٹینڈر کھولے گئے ہیں اور سب سے کم اور مناسب پیشکش کو منظور کیا گیا ہے۔

گاڑیوں کی خرید پر پابندی ہونے کی وجہ سے اشد ضرورت کے لئے گاڑی خریدی گئی ہے۔ تاہم ایک گاڑی ۔(پجارو) ایمرجنسی میں جناب میر عبدالکریم نوشیروانی وزیر برائے خوراک کے لئے اوپن ٹینڈر کے تحت خریدی گئی ہے جس کی منظوری باقاعدہ محکمہ خزانہ اور مجاز حکام سے لی گئی ہے۔

X ۲۱۰ **مولوی امیر زمان۔** کیا وزیر ملازمتہاء و نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ موجودہ دور حکومت کے دوران اب تک گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر کے گریڈوں کے کتنے آفیسوں کی تقرریاں معمول کے طریق کار سے ہٹ کر کی گئی ہیں یعنی پوسٹ کو پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار سے باہر کیا گیا ہے نیز تعلیمی قابلیت اور عمر کی حد میں رعایت دی گئی ہے؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہاء نظم و نسق عمومی۔ موجودہ دور حکومت نے بے روزگار انجینئرز کو فوری طور پر روزگار مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل محکموں میں ان کی ضروریات کے مطابق اسامیاں پیدا کیں اور مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز میں سند یافتہ بے روزگار انجینئرز کی تقرری کی۔

۱۔ سول............ ۴۹

۲۔ الیکٹریکل............ ۱۴

۳۔ میکینکل............ ۶

۴۔	الیکٹرونکس.........	۳
۵۔	آرکیٹیکٹ............	۲
۶۔	ایگریکلچر..............	۱۲
۷۔	میٹالرجیکل..........	۵
	ٹوٹل	۹۵

نمبر شمار	نام محکمہ	سول	الیکٹریکل	میکنکل	الیکٹرونکس	آرکیٹیکٹ	ایگریکلچر	میٹالرجیکل	ٹوٹل
۱۔	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	۳۴	۷	۳	-	-	-	-	۴۴
۲۔	پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	۱۰	-	-	-	-	-	۱۱	
۳۔	اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ	۵	۵	-	-	-	-	-	۱۰
۴۔	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ -	-۲	۳	-	-	-		۵	
۵۔	پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ	-	-	-	-	۲	-	-	۲
۶۔	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	-	-	۲	-	-	۱۲	۵	۲۳
	ٹوٹل	۴۹	۱۴	۶	۳	۲	۱۲	۵	۹۵

ان اسامیوں کو باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کیا گیا اور قابلیت کی بنیاد پر کمیٹی نے امیدواروں کی تقرری کی سفارشات جناب وزیر اعلیٰ کو پیش کیں۔

مندرجہ ذیل امیدوار جو کہ طویل عرصہ تک بے روزگار تھے ان کی عمر کی حد میں رعایت دی گئی ' جہاں تک تعلیمی رعایت کا تعلق ہے تو کسی کو بھی رعایت نہیں دی گئی

نمبر شمار	نام ' ولدیت	سال	مہینے	دن
۱۔	اللہ محمد ولد لال محمد	۱	-	۲۱

۲۔ سعید اللہ ولد خدائے رحیم	–	۱۱	۳
۳۔ عرض محمد ولد ملک فیض محمد	۱	۱	۸
۴۔ امیر ظہیر الدین ولد میر شعبان خان	۱	۱	۲۵
۵۔ فاروق احمد لونی ولد محمد افضل لونی	۱	–	۲۵
۶۔ سعید اللہ خان ولد حاجی عبد القادر	–	–	۲۵
۷۔ ظفر علی ولد میر اسمٰعیل خان	–	۴	۲۵
۸۔ شیر محمد ولد لعل محمد	۱	۱	۴
۹۔ محمد عارف ولد حبیب اللہ	۳	۱	۲۷
۱۰۔ عبد الحمید ولد غلام محمد	۱	–	۲۱
۱۱۔ نذیر احمد ولد ملا محراب	–	۱۱	۲۱
۱۲۔ رحمت اللہ ولد ولی محمد	۲	۱۰	۱۱
۱۳۔ محمد انور ولد شیر جان	۳	۱۱	۳
۱۴۔ عبد الحمید ولد رحیم بخش	۳	۱	۲۶
۱۵۔ محمد طاہر ولد غلام قادر	۴	–	۲۷
۱۶۔ شفیع محمد ولد ملا حمزہ	۳	۱	۲۴
۱۷۔ علی احمد ولد آدم خان	–	–	۱۴
۱۸۔ علاؤ الدین بلوچ ولد عرض محمد	۳	۶	۲۳
۱۹۔ محمد حسین ولد غلام اکبر	۲	۱	۷
۲۰۔ محمد ایوب ولد حاجی فیض محمد	–	–	۱۰
۲۱۔ منظور احمد ولد جمعہ خان	۲	۳	۱۵
۲۲ سید نور احمد ولد سید بلبل شاہ	۱	۱۰	۱۸
۲۳۔ عبد المالک ولد ملک حاصل خان	۶	۸	۱۳
۲۴۔ محمد حسین ولد لعل جان	–	۱۱	۱۵

۲۵۔ محمد خالد ولد حاجی محمد جان ۱ ۱ ۲۷

۲۶۔ ظہیر احمد ولد ملک محمد سعید ۳ ۲ ۱۴

اس کے علاوہ محکمہ ہذا میں ایک پروٹوکول آفیسر گریڈ ۱۷ میں لگایا گیا ہے جس کے کوائف مندرجہ ذیل ہیں۔

نام بمعہ ولدیت	رعایت برائے عمر	رعایت برائے تعلیمی قابلیت	کیفیت
مسٹر جاوید حسن کانسی ولد نور حسن کانسی کوئٹہ	نہیں	نہیں	مجاز اتھارٹی کی منظوری سے مروجہ قوانین کے مطابق اس پوسٹ پر تقرری عمل میں لائی گئی ہے

۲۔ یہ امر وضاحت طلب نہیں کہ ان آسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر بھرنا مقصود تھا مگر کیونکہ کمیشن کا طریق کار کو اپنانے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے اور دوسری طرف بے روزگار انجینئرز کا دباؤ تھا کہ ان کو فوری طور پر روزگار دیا جائے کیونکہ تعلیمی اداروں سے انہیں فارغ التحصیل ہوئے تین چار سال کا عرصہ ہو چکا تھا مزید تاخیر ان کے لئے کافی مشکلات کا باعث تھیں لہٰذا موجودہ حکومت نے محکموں کی ضروریات اور بے روزگاری کے مسئلے کا اندازہ کرتے ہوئے ان اسامیوں کو فوری طور پر پر کرنے کا فیصلہ کیا اور ان آسامیوں کو پبلک سروس کمیشن رولز ۵ کے تحت کمیشن کے دائرہ اختیار سے نکالا اور ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی جناب وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی کی سربراہی میں تشکیل دی جس کے ممبر مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی چیئرمین
۲۔ سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی ممبر
۳۔ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ -
۴۔ سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجینئر ڈیپارٹمنٹ -
۵۔ سیکریٹری اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ -
۶۔ سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ -
۷۔ سیکرٹری ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ -
۸۔ سیکرٹری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ -

۹- ڈپٹی سیکرٹری (کینٹ) ایس اینڈ جی اے ڈی　　　　سیکرٹری

X ۴۳۳　　**مولوی امیر زمان۔**　　کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(ا)۔　　کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوچستان سول سروس کے آفیسران عرصہ ۱۳ اور ۱۴ سالوں سے اسسٹنٹ کمشنر کی اسامیوں پر تعینات ہیں؟

(ب)۔　　کیا یہ درست ہے کہ مختلف محکموں میں گریڈ ۱۸ کی اسامیاں خالی پڑی رہنے کے باوجود مذکورہ اسسٹنٹ کمشنروں کو ان اسامیوں پر ترقی نہیں دی جارہی جس سے وہ سخت مایوسی کا شکار ہیں جب کہ پنجاب اور ملک کے دیگر صوبوں میں پانچ سال ملازمت مکمل کرنے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر گریڈ۔۱۸ میں ترقی پاتے ہیں۔

(ج)۔　　اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسسٹنٹ کمشنروں کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا یہ آفیسران ۱۳ اور ۱۴ سال بطور اسسٹنٹ کمشنر خدمات سرانجام دینے کے بعد ترقی کے حق دار نہیں ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ

الف۔　　یہ درست نہیں ہے، تقریباً گیارہ سالوں سے اسسٹنٹ کمشنران اپنے عہدوں پر تعینات ہیں اور کوٹہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ترقی نہ ہوسکی۔

(ب)۔　　یہ بھی درست نہیں ہے مختلف محکموں میں جو اسامیاں خالی ہیں وہ اسسٹنٹ کمشنروں کی ترقی کے لئے مخصوص نہیں ہیں جہاں تک دیگر صوبہ جات کا تعلق ہے تو ان سے معلومات حاصل کرنے کے بعد جواب دیا جاسکتا ہے۔

ج۔　　جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ اسسٹنٹ کمشنروں کا کوٹہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ترقی نہیں دی جاسکی۔

X ۴۳۹　　**مولوی امیر زمان۔**　　کیا وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف۔　　کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ کے ۵ کمشنروں اور ۱۴ ڈپٹی کمشنروں کے تبادلے ہوئے ہیں؟

ب۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ تبادلوں کی وجوہات کیا ہیں اور ان آفیسران کو ٹی اے۔ڈی اے دیا گیا ہے یا نہیں؟ نیز کیا یہ تبادلے متعلقہ محکمہ کی مرضی سے ہوئے ہیں؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ

الف۔ جی ہاں

(ب)۔ یہ تبادلے عوامی فلاح و بہبود اور انتظامی امور کو بہتر طور پر چلانے کے لئے کئے گئے ہیں۔ ان آفیسران کو ٹی اے ڈی اے دیا جائے گا متعلقہ محکموں کے باہمی رضامندی سے کئے گئے ہیں

X ۶۵۴ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف)۔ کیا یہ درست ہے کہ عمران خان کو ان کے ہسپتال کے لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ایک کروڑ روپے دیئے۔

(ب)۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے جب کہ موصوف کے اپنے صوبہ میں سہولیات نہ ہونے کے برابر ہے۔

جواب موصول نہیں ہوا

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۶۰۲ ارجن داس بگٹی صاحب موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے کوئی اور پوچھنا چاہتا ہے۔ اگلا سوال ۶۵۱ یہ سوال بھی ارجن داس بگٹی کا ہے سوال نمبر ۶۱۰۔ ۶۳۳ مولانا امیر زمان صاحب کے ہیں۔ اور ۶۵۳ پھر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔ چونکہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں اب سیکرٹری اسمبلی چیرمین کے پینل کا اعلان کریں گے۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی)۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے بالترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ میر جان محمد خان جمالی

۲۔ میر حسین اشرف

۳۔ مولوی عصمت اللہ

۴۔ حاجی علی محمد نوتیزئی

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ رخصت کی درخواستیں۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی)۔ جناب سردار ثناء اللہ زھری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ لوکل باڈیز سیمینار کی وجہ سے ۷ نومبر کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کے حق میں ایک یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب سردار فتح علی عمرانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بنا پر ۷ نومبر سے ۱۰ نومبر تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مولانا امیر زمان۔ (پوائنٹ آف آڈر) جناب والا! سوالات کے مرحلہ کا کیا ہوا؟

جناب اسپیکر۔ آپ اس وقت باہر تشریف لے گئے تھے۔

مولانا امیر زمان۔ جناب والا! اس دو منٹ میں سوالات ختم ہوگئے۔ آپ نے جان چھڑائی اچھا ہوا۔

جناب اسپیکر۔ جناب عبدالمالک اپنی تحریک التواء نمبر ۴ پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں سروس رولز جو مختلف محکموں میں بھرتی' تبادلہ اور ترقی کے لئے واضع کئے گئے ہیں ان کو اکثر حکومت بلوچستان نظر انداز کررہی ہے اس کے نتیجے میں بلوچستان میں ترقی کا عمل جمود کا شکار ہوگیا ہے انتظامیہ غیر فعال ہے اور معاشرے میں رشوت دھونس' دھمکی' اقرباپروری جیسے تباہ کن رجحانات پروان چڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے جس کے لئے ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں سروس رولز جو مختلف محکموں میں بھرتی' تبادلہ اور ترقی کے لئے واضع کئے گئے ہیں ان کو اکثر حکومت بلوچستان نظر انداز کررہی ہے اس کے نتیجے میں بلوچستان میں ترقی کا عمل جمود کا شکار ہوگیا ہے انتظامیہ غیر فعال ہے اور

معاشرے میں رشوت دھونس، دھمکی، اقرباپروری جیسے تباہ کن رجحانات پروان چڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے جس کے لئے ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ اس تحریک پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب والا! میں اسے ضروری اور اہم مسئلہ سمجھتا ہوں کہ جتنا زندہ معاشرہ ہوتا ہے ان کو چلانے کے لئے لوگ قانون اور رولز مرتب کرتے ہیں اگر کوئی معاشرہ اپنے وضع کردہ اصولوں کے مطابق نہ چلے تو جس میں قانون کی بالادستی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ معاشرہ انار کی طرف جائے گا آج موجودہ حکومت کے جو دو سال پورے ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے رولز کے ساتھ وہی سلوک کیا جو یونان کے بادشاہوں نے کیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اس چیز کو روند ڈالا جس کا نام رولز تھا اور اس کو صرف اور صرف الماریوں کی حد تک محدود کیا۔ یہاں پر یہ تمام ایسے مسائل ہیں جو اس وقت ہر ایک کو درپیش ہیں یہاں پر ہمارے لوگوں کے لئے پبلک سروس کمیشن اور ایس اینڈ جی اے ڈی کے رولز ہیں اس کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اسے مجموعی طور پر موجودہ حکومت وائیلیٹ Violate کر رہی ہے جس طرح وہاں پر ایک رولز کوالیفکیشن کے بارے میں اور یہ رولز کلیر کٹ کوالیفکیشن کے بارے میں ہے اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ دنیا میں کہیں بھی کوالیفکیشن ریلکس نہیں ہو رہی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریلکسیشن ایسے مسائل، اس وقت درپیش ہیں جسے وہاں پر پبلک سروس اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی وائلیٹ Violate کر رہی ہیں مزید اس حوالے سے کوالیفکیشن ریلکس جیسے مسائل بولان میڈیکل کالج کے ۱۳ ڈاکٹروں کو اسسٹنٹ پروفیسر بھرتی کیا گیا ہے ان کے میڈیکل کونسل کے اسسٹنٹ پروفیسرز کے لئے اپنے رولز موجود ہیں۔ ریلکیسیشن اسسٹنٹ پروفیسر کے لئے؟ لیکن بدقسمتی سے کوالیفکیشن کو بھی موجودہ حکومت ریلیکس کر رہی ہے اس کی میں مثال دوں گا کہ بولان میڈیکل کالج میں ۱۳ یا ۱۱ کے قریب اسسٹنٹ پروفیسرز بھرتی کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے کلیر کٹ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے رولز ہیں کسی بھی مائنر ڈپلومہ ہولڈر کو اسسٹنٹ پروفیسر نہیں لگا سکتے یہاں جو کچھ ہوا ہے اس سے ہمارے ادارے ویسے ہی تباہ ہیں۔ وہاں پر رولز بولان میڈیکل کالج ویسے ہی تباہ ہے وہاں پر رولز ریلیکس کر کے گیارہ کے قریب لوگوں کی اسسٹنٹ پروفیسر بنایا گیا ہے جن کے پاس مائنر ڈپلومہ آیا وہ آدمی جس نے دس سال خواری کی محنت کی اور جا کر ایف آر سی ایس اور پی آر سی ایس کر کے آگیا۔ اور اس کی بجائے ایک ڈپلومہ ہولڈر کو پروفیسر لگاتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہاں ایک نکتہ کا سہارا لیا گیا ہے کہ چیف منسٹر رولز ریلیکس کرتے ہیں چیف منسٹر بھی

رولز کو ریلیکس نہیں کر سکتا ہے اس کی وضاحت کردی گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ چیف منسٹر ہر رولز کو ریلیکس نہیں کر سکتا ہے میں پڑھتا ہوں۔

RELAXATION.

Chief Minister is competent to relax the Rules.

Any of these Rules may for reason to be recorded in written be relaxed in individual cases if Government is satisfied that the application of these rules would cause undue hardships to the individual concerned.

"Undue hardships"

(ii) Provided that wherever such relaxation is involved a question which on consultation with Commission is a mandatory. The Commission shall be consulted before the relaxation is made.

جناب والا! اس چیز کی کلیرکٹ وضاحت کردی گئی ہے آپ ہر اس رولز کو ریلیکس نہیں کر سکتے ہیں جس میں ھارڈ شپ ہو جس میں ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل ایلوکیشن ہو کوالیفکیشن ہو اس کو آپ اس وقت ریلیکس کر سکتے ہیں جس وقت آپ کو بار بار اشتہارات دینے کے باوجود امیدوار میسانہ ہوں یہاں پبلک سروس کمیشن کی جو رپورٹ ہمارے سامنے ہے اس میں بھی یہ درج ہے۔

جناب اسپیکر۔ اس کا مرحلہ بعد میں آئے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ نہیں جناب میں اس وقت صرف اس کے حوالے سے بتا رہا ہوں پبلک سروس کمیشن نے یہ لکھا ہے کہ حکومت نے کئی ایسی پوسٹیں ودھ ڈرا Withdraw کی ہے اور پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار سے نکالی ہیں جن کا ان کو اختیار نہ تھا اور جن کے ہم نے انٹرویو کی تاریخ بھی فکس کئے تھے۔ تو جناب والا! یہ بلوچستان میں ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے آپ اس کو بحث کے لئے ایڈمنٹ کریں۔ اور ایک دن اس کے لئے بحث کے لئے مقرر کریں تاکہ جو ہمارے پاس مواد ہے وہ ہم اس ایوان کے سامنے رکھ سکیں۔ یہاں تو بلوچستان میں کوالیفکیشن ریلیکس ہے ایج ریلیکس ہے تمام سینیئر آفیسر او ایس ڈی لگے ہوئے ہیں تمام جونیئر کو گریڈ ۱۸ سے اٹھا کر بیس میں لگا دیا ہے اور ان جونیئر لوگوں کو اہم پوسٹوں پر لگایا ہوا ہے اور اس کے مجموعی اثرات سارے بلوچستان پر اور معاشرے پر پڑھ رہے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ بہت اہم قومی مسئلہ ہے آپ اس کو بحث کے لئے

منظور کریں تاکہ ہم اسمبلی میں اس پر بات کر سکیں۔

جناب اسپیکر۔ جی وزیر قانون صاحب!

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون)۔ جناب والا! یہ مسئلہ آج کا نہیں ہے بلکہ ہم اس پر دو سال سے بحث کر رہے ہیں اور اس مسئلہ پر دو دن تمل کابینہ نے اپنی میٹنگ میں بحث بھی کی ہے ہمارے آنے کے بعد کابینہ کی یہ دوسری میٹنگ تھی اس میٹنگ میں ہم نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ ہم نے اس پر غور و خوض کیا کہ کابینہ نے فیصلہ کیا جو پہلے سے ریلیکسیشن چل رہی تھی ہم نے اس کو سٹاپ کردیا ہے اور ہم نے کہہ دیا کہ۔

Grade B 16 and above'they Will go to the Public Service Commission and no Relxation Shall be Made.

اور اس مسئلہ پر ہماری کابینہ میں فیصلہ ہوا ہے میرے خیال میں جو ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں اب اس پر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم کابینہ میں اس کو پہلے پاس کر چکے ہیں اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس پر عمل درآمد ہو اور اس کے بعد میں جو نتائج ہوئے اور اگر اس کے بعد بھی اگر کوئی خلا پیدا ہوا تو اس کے Weak Corner ویک کارنر پر بعد میں ایوان میں بحث ہو سکتی ہے اور بحث مباحثہ کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا عبدالغفور حیدری

مولانا عبدالغفور حیدری۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا وزیر قانون وپارلیمانی امور نے بات بتائی ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ انہوں نے ریلیکسیشن کے بارے میں تو کچھ فیصلہ کردیا ہے اور جو یہ ۹۵ آدمی بھرتی ہوئے ہیں ان کا کیا بنے گا؟ ان کے بارے میں ذرا وزیر قانون بتائیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔(وزیر خزانہ) جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ کہہ رہا ہوں کہ مولانا صاحب اب ۹۵ آدمیوں کی بات کر رہے ہیں اور ان کو اب یہ نظر آرہے ہیں حالانکہ یہ اس وقت بھرتی ہوئے تھے جب ماشاء اللہ وہ وزیر تھے۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! چیف منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اگر وہ انصاف کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے بتائیں تو میں سمجھتا ہوں یہ بعینہ انصاف ہوگا اور ہم نے ان کے علم میں یہ بات لائی ہے اور ہم نے ان کے ساتھ متعدد بار میٹنگ کی ہم نے ان کو کہا تھا کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے رولز کے مطابق نہیں ہے اور یہاں جو بے روزگار انجینئرز ہیں اس سے ان کی حق تلفی ہوئی ہے یہ مسئلہ ہم نے اس

وقت بھی اٹھایا تھا ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے یہ مسئلہ نہیں اٹھایا تھا اب چیف منسٹر تشریف فرما ہیں ان کو پتا ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ کئی بار اس مسئلہ پر بحث کی ہے اور باقاعدہ بات کئی دفعہ تلخی تک پہنچی ہے یہ بھی ان کو پتا ہے اب بھی بات کرر ہے ہیں کہ یہاں صرف مخصوص لوگوں کو نواز اگیا ہے اور اصل جنہوں نے محنت کی ہے اور پائی پائی اکٹھی کر کے تعلیم حاصل کی ہے ان کا یہ نقصان ہوا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب والا! مولانا صاحب اس وقت خود پبلک ہیلتھ کا منسٹر بھی تھا ان کو یاد ہو گا کہ انہوں نے ایکسین کو چھوڑ کر جو ایس ڈی او کا چارج دیا تھا اس وقت ان کا قانون کہاں تھا جب کہ وہاں ایکسین XEN بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ایس ڈی او کو ایکٹنگ چارج دے دیا تھا۔

جناب اسپیکر۔ مولانا عصمت اللہ

مولانا عصمت اللہ۔ جناب اسپیکر اس وقت وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ جب اس وقت وہ حکومت میں تھے تو اس وقت وہ یہ بات کیوں نہیں کرتے تھے اب میں ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہماری بات کا انداز کچھ اور تھا اس وقت بھی ہم نے چیف منسٹر کو گھنٹوں گھنٹوں بیٹھا کر ہم نے یہ نصیحتیں کی تھیں وہ سامنے بیٹھے ہیں حتیٰ کہ اس بارے میں ہم نہیں ایک دفعہ جناب اسپیکر کے گھر لے گئے اور یہ ان سے کہا کہ آئندہ کے لئے آپ رولز کو پامال نہ کریں انہوں نے وعدہ فرمایا یہ ٹھیک ہے ہم نے پہلے اس کے متعلق اسمبلی فلور پر بات نہیں کی ہے آج ہماری باتوں کا جو انداز ہے درجہ ہے وہ اسمبلی فلور پر اس لئے ہم یہاں یہ بات کرر ہے ہیں اور اس لئے ہم یہ بات آج اسمبلی فلور پر لا رہے ہیں اور اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم پہلے بھی اس پر راضی تھے اور چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ بات نہیں کی تھی ہم نے باتیں کی تھیں۔

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر صاحب جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے آپ اس سے متفق ہیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب والا جو ہمارے ساتھی وزیر قانون صاحب نے بات کی ہے وہ پارٹلی Partly ہے کیونکہ یہ تو انہوں نے وضاحت کی ہے کہ آئندہ ۱۶ سے اوپر کی پوسٹیں وہ کمیشن کو دے دیں گے گریڈ ۱۶ اور اس سے اوپر کی لیکن اس تحریک میں دو تین چیزیں اور بھی ہیں کہ بھرتی تبادلے بھرتی ۱۵ سے نیچے کے لئے جو رولز میں ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کی ایک سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے جو ۳ سے ۱۵ تک کے گریڈ کے لئے سفارش کرتی ہے پھر اس کی منظوری منسٹر صاحب دیتے ہیں لیکن اب رولز کو اس طرح کر دیا گیا ہے کہ گریڈ ۱۵ تک اب منسٹر صاحب کو اختیار ہیں اب اس طرح نہیں ہے اب اس کمیٹی کو بالکل نظرانداز کر کے خود بھرتی اور تبادلے کرتے ہیں اور میں

نے خاص "ھارڈشپ" کیس کے لئے نکتہ اٹھایا تھا کہ بولان میڈیکل کالج میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو آپ کیا کریں گے، سواتیرہ آدمی آپ نے اسسٹنٹ پروفیسر رولز کے خلاف لگائے ہیں میں نے یہاں یہ مسئلہ نہایت ایمانداری سے اٹھایا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج ویسے بھی تباہ ہے اور ڈی ریکگنائیز Derecognise ہو رہا ہے اور یہ چیزیں کہیں بھی دنیا میں نہیں ہیں جو آپ اس سلسلے میں کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی ڈاکٹر صاحب اتفاق سے لا منسٹر بھی ڈاکٹر صاحب ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ وزیر قانون۔ جناب والا! ڈاکٹر صاحب نے جو اشارہ کیا ہے اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس کا زیادہ نقصان جو پہنچا ہے وہ ہم لوگوں کو ہی پہنچا ہے جس کے لئے ہم نے کئی دفعہ اسمبلی فلور پر اس بارے میں کہا ہے اس بارے میں میرے سوالات بھی اسمبلی دفتر میں پڑے ہوئے ہیں کہ سینکڑوں اور ہزاروں کو ان وزیر صاحبان نے بھرتی کیا ہے جن امیدواروں کا حق نہیں تھا جو آج اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں میرے یہ سوال تھے۔ ہم نے پہلے بھی اس پر اعتراض کیا تھا آج وہ برحق ہیں وہ ہم پر سوال کریں۔ لیکن ہم نے آنے کے دوسرے دن بعد کابینہ کی میٹنگ میں یہ سوال اٹھایا اور سب نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ کے لئے اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہیئے یہ مسئلہ اس لئے گھمبیر ہے کہ یہ اس اسمبلی کی بات نہیں ہے اس سے پہلے بھی جو اسمبلی تھی اس میں یہ مسئلے کافی حد تک زیادہ ہوتے تھے ان کو یکدم مٹا دینا تو مشکل بات ہے لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے، انشاء اللہ آئندہ پبلک سروس کمیشن کو ۱۶ یا اس سے اوپر کا اختیار دے دیا ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس بارے میں کمیٹی میں بحث مباحثہ ہو تو اس کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ اور اس کے بعد ٹرانسفر کی بات ہوئی کہ ٹرانسفر متعلقہ کمیٹیوں اور سیکریٹری اور متعلقہ وزیر کے صلاح مشورہ سے کریں گے جب تک ٹین ور Tenure پورا ہو تبادلہ نہ ہو ایکسپشنل کیسز exceptional Cases کے بعد ہم دیکھیں گے کہ تبادلے ٹین ور Tenure پورا ہونے پر کریں۔ اور جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے ریلیکشن کا کہا ہے اس کا تو دکھ ہم کو بھی ہوا ہے کہ پروفیشنل ادارے اور ایسے ادارے جہاں قابل لوگ ہونے چاہئیں خراب ہو گئے تھے ان کے ریکارڈ پڑے ہوئے ہیں آپ انشاء اللہ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ ہم اس خرابی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔

مولانا عصمت اللہ۔ جناب والا! ہم سے ڈاکٹر صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا ہم ان کے شکر گزار ہیں ہماری دعا ہے کہ چیف منسٹر اور اس کی کابینہ اس کی پابند رہے وہ آئندہ اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ کیا اس وضاحت کے بعد ڈاکٹر صاحب اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دے رہے ہیں محرک نے اپنی تحریک پر زور نہیں دیا یہ ڈسپوز آف ہوئی۔

جناب اسپیکر۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔(وزیر خزانہ) ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ پی ایم ڈی سی کی جو بھی ریکومنڈیشنز ہوں گی ان کو ہم آنر (honour) کریں گے۔

میر ہمایوں خان مری۔ جس طرح ہمارے محترم وزیر خزانہ صاحب نے رجوع کیا ڈاکٹر صاحب کی طرف سے کہ ڈاکٹر صاحب سیٹسفائی (Satisfy) ہوں تو بس ٹھیک ہے لیکن As a Whole یہاں پر سیٹسفائی یا یہ وہ جمہوری دور نہیں ہے یہاں پر وہ تو خوش ہوتے ہیں کہ بیٹھ جائیں یہاں پر جو رولز اور ریگولیشن انہوں نے ریلیکس کئے ہیں لعل محمد ولدیت پتہ نہیں کون سے ڈسٹرکٹ کا پتا نہیں ہے ڈویژن کا پتہ نہیں ہے جس طرح انہوں نے رولز اور ریگولیشن کا ستیاناس کیا ہے ان کے لئے تو یہ چیز بڑی چھوٹی سی چیز ہے کہ "آئندہ" ہم نہیں کریں گے" آئندہ وہ کرتے جائیں گے پچھلے دو سال سے کرتے چلے آئے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے کیونکہ بدنصیبی سے ہماری سوسائٹی ایڈہاک سسٹم پہ جارہی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ آج ہم یہاں پر آگئے ہیں جتنے ہم برابر کریں ان باتوں سے اگر وہ مطمئن ہو جائیں کہ ہم یہ محسوس کریں کہ آئندہ وہ یہ نہیں کریں گے اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں وہ پہلے بھی اس طرح کرتے تھے اور آئندہ بھی وہ کرتے چلے جائیں گے اس ایوان میں انہوں نے بارہا وعدے کئے ہیں اور ان وعدوں پر وہ اپنے زبان کی پابندی اخلاقی طور پر جو ان کے اوپر ذمہ داری ہوتی ہیں جو ذمہ داری ان کے اوپر عائد ہے اس کی پابندی انہوں نے نہیں کی ہروقت اس کی پامالی کی ہے آئندہ بھی وہ کریں گے اس کی سیٹسفیکشن (Satisfaction) سے میرے خیال میں نہ ڈاکٹر صاحب مطمئن ہوں گے اور نہ میں ہوں گا اور نہ ہی اپوزیشن کا کوئی ممبر اس سے مطمئن ہوگا کیونکہ وہ یہ کرتے جائیں گے یہ اکیڈمک (Academic) الفاظ ہیں اسمبلی کے حوالے سے کہ جی ہم مطمئن ہوگئے بیٹھ جائیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ نشاندہی کرتے جائیں یہی اپوزیشن کا......

میر ہمایوں خان مری۔ ہم تو نشاندہی کررہے ہیں لیکن اس طرف سے کچھ نہیں ہورہا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ جی "جتنے بھی ہمارے عزیز رشتہ دار ہیں ان کو ہم برابر کرتے ہیں اور وہ کرتے جارہے ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر جہاں تک سیٹسفیکشن (Satisfaction) اور ان سیٹسفیکشن

(Un Satisfaction) کے بارے میں ایک پوائنٹ کلیری فائی (Point Clerify) کروں میرے خیال میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ان سیٹسفائیڈ تھے اسی لئے وہ یہ مسئلے ایوان کے سامنے نہیں لائے یہ مسائل ڈاکٹر صاحب لائے تھے البتہ ان کو اطمینان یا وہ اس فیصلے سے متفق نہیں تھے میرے خیال میں آپ متفق تھے اس لئے آپ نے اس کو پوائنٹ آوٹ (pointout) نہیں کیا۔

میر ہمایوں خان مری۔ ایک چیز اسمبلی میں آتی ہے وہ اسمبلی کی ملکیت ہوتی ہے اس کے بعد اسمبلی کے ہر ممبر کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں بات کریں فار یور کائنڈ انفارمیشن (infarmatior (for your Kind

جناب اسپیکر۔ جی جان محمد جمالی صاحب فرمائیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔(وزیر) جس کا ایوان میں حوالہ دیا جارہا ہے یہ ان انجینئروں کی لسٹ ہے جو بے روزگار تھے اور ۱۹۸۲ء سے بھی کچھ انجینئرز بے روزگار تھے ان کو ایج ریلیکسیشن(relaxation Age) دی گئی تھی اور اس ایوان میں یہ مسئلے اٹھے تھے کہ جی یہ بیروزگار انجینئرز فارغ گھوم رہے ہیں انہیں آپ روزگار نہیں دے رہے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ انہیں ایج ریلیکسیشن نہ دی جائے اور روزگار نہ دیا جائے تو پھر آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب معذرت چاہتا ہوں آپ کی ایک تحریک استحقاق تھی جو......

مولوی امیر زمان۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اس بات پر جان جمالی صاحب نے کہا ہے کہ "جی بیروزگار انجینئر" کو ہم نے عمر کی اور باقی ریلیکسیشن دی ہے اس کے علاوہ باقی لوگوں کو انہوں نے رعایت دی ہے ان کے متعلق ڈاکٹر صاحب اگر ہمیں مطمئن کریں یعنی......

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب آپ کی ایک تحریک التواء آگئی ہے مولانا باری صاحب کی تحریک التواء اور مولانا نیاز محمد صاحب کی تحریک التواء سے پہلے آپ کی تحریک استحقاق نمبر ایک ہے جی آپ اپنی تحریک استحقاق اسے پہلے آنا چاہیے تھا چونکہ یہ اس وقت یہاں میرے پاس نہیں تھی مولانا باری صاحب میرے خیال میں مولانا امیر زمان صاحب کی تحریک استحقاق آجائے پھر آپ اپنا پیش کریں

مولانا امیر زمان۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ۔ پہلے کابینہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو ۷۰ لاکھ روپے سالانہ ایم۔ پی اے فنڈ دیا جائے گا لیکن

اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ حزب اقتدار والوں کو ۷۰ لاکھ اور حزب اختلاف والوں کو ۵۰ لاکھ روپے سالانہ ایم پی اے فنڈ دیا جائے گا لہٰذا اس فرق سے ہمارا اور حزب اختلاف کے ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ۔

پہلے کابینہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو ۷۰ لاکھ روپے سالانہ ایم۔پی اے فنڈ دیا جائے گا لیکن اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ حزب اقتدار والوں کو ۷۰ لاکھ اور حزب اختلاف والوں کو ۵۰ لاکھ روپے سالانہ ایم پی اے فنڈ دیا جائے گا لہٰذا اس فرق سے ہمارا اور حزب اختلاف کے ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی امیر زمان صاحب

مولوی امیر زمان۔ جناب اسپیکر پہلے جب ہم حکومت میں تھے تو اس وقت فیصلہ اس طرح ہوا تھا کہ جو فنڈز ہم نے دینا ہے وہ تو ہم کو اس علاقے کے لئے دینا ہے جس علاقے سے ایم پی اے منتخب ہو کر آتے ہیں لہٰذا اس وقت بھی ہم نے سب کچھ برابر دیا ہے یعنی مثال کے طور پر جو ایم پی اے فنڈز تھے بالکل انہوں نے ۷۰ ستر کے ستر لاکھ دیئے تھے پھر اس طرح بلڈوزر کے گھنٹوں کے متعلق فیصلہ ہوا ساڑھے تین ہزار گھنٹے تو حزب اختلاف والے جو اس وقت تھے وہ ساتھی بھی موجود تھے ان کے پتہ ہے کہ ساڑھے تین ہزار گھنٹے ہم نے ہر ایم پی اے کو دے دیا اور اسی طرح جو ایم پی اے فنڈز تھے ان کو ہم نے دے دیا اب اس کابینہ میں اس طرح فیصلہ ہوا کہ جو حزب اختلاف والے ہیں ان کو پچاس پچاس لاکھ روپے ہوگا تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ فنڈز ان حضرات نے ایم پی ایز کے لئے رکھا ہے تو اسی طرح ہمارا حق ہے جس طرح ان کا ہے یعنی ہمارا حلقہ اور ان کا حلقہ ایک دوسرے کے برابر ہے اگر ایم پی اے شپ کی بات ہے تو ہم ان حضرات کی طرح منتخب ہو کر آئے ہیں لہٰذا یہ ہمارا حق بنتا ہے اور یہ عوام کا حق بنتا ہے کہ یہ حق ہمیں دیا جائے عوام نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ ہم ان کے حقوق کے لئے لڑیں تو انشاء اللہ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر صاحب کس نے کہا کہ انکو پچاس لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ صرف وہم ہے آپ کو.....(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب سے پہلے کلیریفکیشن لیتے ہیں اس کے بعد.......

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر صاحب اب تک ہم نے ایسی کوئی بات نہیں سنی ہے کہ پچاس لاکھ روپے کے ہم نے ڈویلپمنٹ اسکیم دیئے ہیں اس کے بعد ڈویلپمنٹ اسکیم سے اگر

کچھ بچ گئے ہیں تو اس کا کابینہ فیصلہ کرے گی کہ کس کو کیا دینا ہے کیا نہیں دینا ہے پچھلے سال کی طرح یا اس سے پچھلے سال کی طرح جتنے دیئے گئے تھے.....

جناب اسپیکر کریم صاحب آپ بیٹھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہے

جناب اسپیکر آپ سب کا نمبر آجاتا ہے آپ بیٹھیں۔

میرباز محمد کھیتران جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اس فیصلے میں یہ تو نہیں لکھا ہے ٹریژری بینچز نے یا وزیر اعلیٰ نے کہ ایکسٹرا بلڈوزر گھنٹے اگر پرانے ٹریژری بینچز کے ساتھیوں نے خرچ کئے ہوں یا فنڈز ان سے ریکوری (Recovery) کا تو فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر جی امیر زمان صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر ایک دفعہ ہمیں اس طرح کہا گیا ہم بذات خود اس وقت کابینہ کے اجلاس میں موجود تھے کہ وہاں اس طرح فیصلہ ہوا کہ ہر ایم پی اے کو پچاس پچاس لاکھ روپے کی اسکیمات کی لسٹ محکمہ پی اینڈ ڈی کو دیا جائے پھر بیس لاکھ روپے بعد میں دیا جائے پھر سیکرٹری محکمہ پی اینڈ ڈی حاجی رشید صاحب نے مجھے بذات خود کہا تھا کہ آپ اس طرح کریں کہ پچاس لاکھ روپے کا دیں اس وقت ڈاکٹر عبدالمالک صاحب بھی موجود تھے اور اس وقت مولوی عصمت اللہ صاحب بھی آگئے۔ حاجی رشید صاحب نے کہا تھا کہ بیس لاکھ روپے کے اور اسکیمات آپ دے دیں ہم نے اسکیمات کا پروفارما (Proforma) پر کرکے دیئے اور دستخط کرکے سیکریٹری کے حوالے کردیئے پھر ایک ہفتہ کے بعد اسی سیکریٹری حاجی رشید صاحب نے ہمیں کہا تھا کہ ۶ تاریخ کو کابینہ کا اجلاس ہوا ہے اور کچھ بین لگ چکے ہیں اور یہ فیصلہ بھی طے ہوا ہے کہ حزب اختلاف والوں کو پچاس پچاس لاکھ روپے اور جو اقتدار والے ہیں ان کو ۷۰ لاکھ لہٰذا آپ کے جو بیس لاکھ روپے والا پروفارما ہے اسے آپ واپس لے لیں اسے ہم نے واپس لے لیا اور اپنے ساتھیوں کو اس مسئلے سے آگاہ کیا لہٰذا یہ ہمارا حق بنتا ہے ہم اپنے حق کے لئے لڑیں گے ایسے نہیں چھوڑیں گے یہ ہمارا اور ہمارے حلقہ کا حق ہے حلقہ کے لئے ہم ضرور لڑیں گے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں کریم صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) اس وقت جو بات پچاس پچاس لاکھ کی بات ہو رہی ہے اس چیز کا مجھے خود پتا

نہیں جب اس طرح کا کوئی آرڈر ہوگا تو سب کو پتا چل جائے گا یہ کوئی چھپنے والی بات نہیں۔ آپ خود جا کر متعلقہ محکمے سے پوچھ سکتے ہیں......

جناب اسپیکر کلیم اللہ صاحب آپ پالیسی کے بارے میں وضاحت کریں کہ ایم پی اے فنڈز پچاس لاکھ روپے ہے یا ستر لاکھ روپے۔ تاکہ اس ایشو کو نمٹایا جاسکے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) جناب اسپیکر پالیسی پچاس لاکھ روپے کی ہے اور اسکے بعد ڈویلپمنٹ سے جو پیسے بچ جائیں گے تو کابینہ اس پر بیٹھ کر دوبارہ ری کنسیڈر re-consider کرے گی۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب اس سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون وپارلیمانی امور) جناب اسپیکر صاحب بنیادی بات تو محکمہ پی اینڈ ڈی کے وزیر سے متعلق ہے اور میں مولانا صاحب سے یہ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ آپ اس وقت کابینہ میں تھے آپ کے سامنے یہ فیصلہ ہوا کاش کہ اس وقت آپ اپوزیشن والوں کے لئے یہی باتیں کرتے جو آج آپ کہہ رہے ہیں.....(ڈیسک بجائے گئے) جو ہو گیا سو ہو گیا۔ بہرحال وہ تو مسئلہ ہو گیا بہرحال ہم کوشش کریں گے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر میں محترم وزیر لاء اینڈ پارلیمانی امور کی بڑی عزت کرتا ہوں کہ وہ ایک پروسیس سے گزرے ہیں عام طور پر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں یہ کہا جاتا ہے کہ ٹریژری بینچز والوں کے لئے ستر لاکھ اور اپوزیشن والوں کو پچاس لاکھ روپے تک کی اسکیمیں دینے کا اختیار ہے میں محترم منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت اپوزیشن کے لئے علیحدہ پالیسی بناتی ہے۔ اور ٹریژری بینچز کے لئے علیحدہ پالیسی بناتی ہے یہ فرق کیوں رکھا گیا ہے اس کی وضاحت چاہیے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر مجھے آج خوشی ہوئی کہ مولانا امیر زمان ہاشمی بن گئے ہیں کیونکہ جس وقت وہ حزب اقتدار میں ہمارے ساتھ تھے وہ مولوی امیر زمان تھے میں ان کو ہاشمی بننے پر مبارکباد دیتا ہوں' اور اس کے ساتھ یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی گورنمنٹ کا پری روگیٹو Prerogative ہوتا ہے کہ وہ اپوزیشن کے کسی ممبر کو فنڈ دے یا نہ دے۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ قومی اسمبلی یا سینٹ میں اپوزیشن بینچز سے تعلق رکھنے والے ممبران کو پچاس لاکھ روپے فنڈ دیا جاتا ہے اور ٹریژری بینچز کو ایک کروڑ چالیس لاکھ یہ اس گورنمنٹ کی پری روگیٹو Prerogatine ہے جہاں تک مولانا صاحب کی بات ہے ان کی بڑی اچھی کارکردگی ہے ابھی حال ہی میں سوشل ایکشن پروگرام کے اپنے حلقے

میں.....

جناب اسپیکر ملک صاحب جس موضوع پر بحث ہو رہی ہے اس سے متعلق بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر میں اس موضوع پر بول رہا ہوں کہ انہوں نے سوشل ایکشن پروگرام کے تحت اپنے مولوی صاحبان کو ایک کروڑ دس لاکھ یا ایک کروڑ بیس لاکھ روپے دیئے اور ہمیں بیس لاکھ روپے دیئے ہمیں ان لوگوں کا پتا ہے جو اسلام اور حق و انصاف کی باتیں کرتے ہیں تو آپ ہمیں بتا دیں یہ کونسی اسلام ہے اگر اسلام کی بات کرتے ہو تو تمام ممبران کو مساوی فنڈ دیتے۔ لیکن انہوں نے اپنے پارٹی ممبران کو زیادہ فنڈ دیئے اور ہمیں کم ایک اور بات آپ حضرات کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ چھ ماہ قبل کسی صاحب نے مولوی امیر زمان کو ایک گاڑی تحفے میں دی تھی بعد میں ہمیں پتا چلا کہ چیف منسٹر کے سیکریٹ فنڈ سے مولوی صاحب کے بھائی کے لئے گاڑی خریدی گئی یہ ان کی کارکردگی ہے جو میں نے پیش کی' جب تک ان کو ملتا رہا وہ خاموش تھے جونہی بند ہو گیا تو یہ چیخنے لگے اور انہیں اسلام یاد آیا جب وہ خود ٹریژری بینچز پر تھے انہوں نے کونسی انصاف کی؟

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر مولوی صاحب جس وقت وزیر زراعت تھے اس نے دو سو پوسٹیں صرف اپنے حلقے تک محدود رکھیں اور باقی حلقوں کو یکسر نظرانداز کیا اس وقت مولانا صاحب کا انصاف کہاں تھا۔؟'

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اسپیکر یہ ایک اہم مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسرے پر الزام تراشی سے حل نہیں ہوگا ' جہاں تک پری روگیٹیو Prerogative کی بات ہے یہ پری روگیٹیو Prerogative نہیں بلکہ بلیک میلنگ ہے اور ھارس ٹریڈنگ horse treadiny کو تقویت پہنچانے اور لوگوں کو بلیک میل کرنے کا ایک طریقہ ہے اگر ہم حضرات اپنے کو جمہوری لوگ سمجھتے ہیں اور جمہوریت کو اس ملک میں فروغ دینا چاہتے ہیں تو ان چیزوں کی ہمیں حوصلہ شکنی کرنا ہوگی۔ جونیجو صاحب نے ایم پی ای' ایم این اے' سینیٹر صاحبان کے نام سے فنڈ بنا کر اس معاشرے کو تباہ و برباد کر دیا۔ بجائے لیجس لیشن کے اس نے ان کو بلڈوز گھنٹے تھما دیئے جس کے نتیجے میں......(مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر ہم ڈاکٹر صاحب کی بات کی تائید کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر کریم صاحب جب کوئی معزز رکن بول رہا ہو تو دوسرے ممبر کا فرض ہے کہ اس بات کو

نہ کاٹے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میری چیف منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ایم پی اے فنڈ تمام ممبران کا مساوی ہونا چاہیے کیونکہ وزیر صاحبان کو دوسرے بہت سے پرویلیج حاصل ہیں اگر حکومت والے اس فرق کو برقرار رکھیں گے تو ہم اس کے لئے جمہوری جدوجہد کریں گے چیخیں گے چلائیں گے اور احتجاج کریں گے۔

جناب اسپیکر کریم صاحب تشریف رکھیں ایوان میں اس طرح نہیں بولا جاتا جس کو بات کرنی ہے اس کا باقاعدہ طریقہ کار ہے تشریف رکھیں بعد میں آپ کو موقع دیا جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ میں اس مسئلے کو سنجیدگی سے اس فلور پر ڈس کس کرنا چاہتا ہوں چیف منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ یہاں پر ایک رواج نہ بنایا جائے کیونکہ آج کریم صاحب اقتدار میں ہے کل کو حزب اختلاف میں ہوں گے۔ آپ منفی رجحان کو اس طرح تقویت نہ دیں کہ کل کوئی حزب اقتدار میں آکر اپوزیشن والوں کا گلہ نہ دبا دے۔ اس کے فنڈز بند کرے اس کو جیلوں میں بند کرے اگر اس ملک کو جمہوری طریقے سے چلانا ہے تو ہم سب کو ایک مثبت رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ اس فلور پر ٹریژری بینچز والوں کی طرف سے یہ کہا جارہا ہے کہ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے' لیکن ہم کہتے ہیں کلیئر کٹ Clair cut فیصلہ ہوا ہے اور اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری ہوا ہے۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) جناب اسپیکر جب ہم سیاست میں آتے ہیں' ہماری کوشش اور خواہش ہوتی ہے بیوروکریسی اور نوکر شاہی پر تنقید کرتے ہیں اور تہمت لگاتے ہیں کہ نوکر شاہی والے پیسے کھا گئے اگر یہ ایوان فیصلہ کرے کہ فنڈز نوکر شاہی کے ایس۔ ڈی۔ او اور انجینئرز حضرات کے ذریعہ خرچ کئے جائیں تو ایم پی اے حضرات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ایم پی اے حضرات بڑی خوش اسلوبی سے یہ رقم خرچ کرسکتے ہیں۔ عوام کی ضرورت کے مطابق کہیں ڈیم بنانا کہیں سڑک' ڈسپنسری' اسکول وغیرہ بنائی جاتی ہے کیونکہ ایم پی اے اس حلقے سے الیکٹ ہو کر آتے ہیں ان کو پتا ہوتا ہے کہ عوام کی کیا تکالیف ہیں۔ اب وہی پیسے پھر ہم نے آکر ایم پی اے حضرات کو دیئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی اے اپنے حلقے میں یقیناً" اسے صحیح طور پر خرچ کریں گے اور نہ یہ بلیک میلنگ کا سوال ہے اور نہ یہ غلط روایت کی سوال ہے اور اگر آپ لوگ پھر نوکر شاہی کو دینا چاہتے ہو تو پھر جمہوریت میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا تو ان الفاظ کے ساتھ میں ڈاکٹر مالک کو یہ بتادوں

جناب اسپیکر چیف منسٹر صاحب ان کی بات یہ ہے کہ پچاس اور ستر لاکھ ہے اس سلسلے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

میر تاج محمد خان جمالی (وزیر اعلیٰ) سر میں یقین سے بتادوں کہ پرانی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ٹریژری بینچز والوں کو ستر لاکھ اور اپوزیشن والوں کو پچاس لاکھ روپے دیں گے اگر اس سے کوئی انکار کرتا ہے۔۔۔ پرانی کابینہ والے تو یہ دکھ کی بات ہے لیکن یہ ہمارا خیال ہے کہ اگر ہم حکومت میں ہیں ہم نے اپنی پارٹی کو فروغ دینا ہے اور وجہ ہے کہ اگر ستر لاکھ موجودہ حکومت کے ایم پی اے کو وہ بھی اس صورت حال میں جب کہ پیسہ ہوگا اور ابھی تک پیسے کی پوزیشن واضح نہیں ہے اور ہمارے فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ پیسہ بالکل نہیں ہے تو ہم نے کہا کہ بیس لاکھ روپے کی اسکیمیں یہ بھی دیں لیکن پیسے کا ابھی تک واضح نہیں ہے اس کے بارے میں تو فیصلہ یہ ضرور ہوا ہے کہ پچاس لاکھ اپوزیشن کے ایم پی اے کو ستر لاکھ گورنمنٹ کے سائیڈ کے ایم پی اے کو (مداخلت)

مولانا عصمت اللہ اس سلسلے میں ہماری گزارش ہے کہ وہ جب باقی کیبنٹ کے ممبران حضرات شف شف کرتے تھے ابھی شفتالو چیف منسٹر صاحب نے بنا دیا وہ کہتے تھے کہ اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا ابھی چیف منسٹر صاحب نے بات تسلیم کرلیا کہ اس قسم کا فیصلہ ہوا ہے اس ضمن میں یہ واضح کردینا چاہوں گا کہ جب ہم کابینہ میں تھے اور اس قسم کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ ایم پی اے کو دو قسم میں تقسیم کیا جائے حزب اقتدار کو ستر لاکھ اور اختلاف کو پچاس لاکھ

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) پوائنٹ آف کلیریفکیشن

جناب اسپیکر! آپ کا نمبر آجاتا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) سر ایک منٹ میں ایک پوائنٹ کلیریفائی کرنا چاہتا ہوں مولانا صاحب نے جو بات کی کہ کابینے میں فیصلہ نہیں ہوا تھا لیکن جوائنٹ پارلیمنٹری گروپ میں فیصلہ ہوا تھا۔

مولانا عصمت اللہ بہر کیف ہمارے سامنے یہ مسئلہ نہیں لایا گیا ہے اور یہ بھی اس حکومت کی عادت ہوگئی ہے کہ چار پانچ منسٹر چیف منسٹر کے پاس جاکر ایک فیصلہ کردیتے ہیں اگر اس طرح سے ہوا ہو تو میں مانتا ہوں شاید ہوا ہو اور یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے زمانے کا فیصلہ تھا اور پارلیمانی گروپ نے فیصلہ کرلیا۔

مسٹر عبدالقہار خان مولانا امیر زمان نے خود تصدیق کی کہ میں نے ستر لاکھ کے اسکیمات دیئے اور

ستر لاکھ کا فیصلہ ہو چکا تھا اور آپ لوگوں نے کر دیا ہے اور مولانا صاحب نے تصدیق کر دی

مولانا عصمت اللہ ! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ میں آپ کے توسط سے چیف منسٹر صاحب اور ان کے کیبنٹ کے ممبران کے سامنے گزارش کرتا ہوں کہ اس کابینہ کی اس پارلیمانی گروپ کے مینٹس اس فلور پر لے آئیں قطعاً" یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے حتیٰ کہ جب ہم مستعفی ہونے والے تھے یا ہوئے تھے جیسا کہ مولانا امیر زمان صاحب نے کہا کہ پی اینڈ ڈی کا جو سیکریٹری ہے انہوں نے کہا کہ پچاس لاکھ تو ابھی ہر ایم پی اے کو ملے ہیں اب میٹنگ میں جو بات طے کی جائے گی اس کے بعد مزید بیس لاکھ ہم ہر ایم پی اے کو دیں گے یہ فیصلہ اس وقت میں نہیں ہوا ہے چیف منسٹر صاحب سے ہمارا یہ گلہ ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ اس وقت کا فیصلہ ہے بلکہ ہمارا اپنا ذہن یہ ہے اور ہم نے کیبنٹ میں بھی یہ بات کہی ہے اور نہ ہم نے کیبنٹ کے اجلاس میں بھی یہ بات اٹھائی ہے کہ ایم پی اے فنڈ یہ ڈویلپمنٹ کے لئے بنیادی طور پر نہیں ہوتا ہے یہ اپنا ہر ایم پی اے کے استحکام کے لئے ہوتا ہے اس فنڈ کے ذریعے سے ایم پی اے اپنے مخالفین کو دباتے ہیں ہم نے ہر اجلاس میں وضاحت سے یہ بات کہی ہے کہ ایم پی اے فنڈ کی جو پالیسی ہے یہ سرے سے غلط ہے لیکن یقیناً" ہماری بات نہیں مانی گئی ہے ایم پی اے فنڈ مسلم لیگ کی حکومت کا ایجاد ہے اور ایم پی اے کو غیر معقول ایم پی اے کو وہاں مقبولیت دینے کے لئے اس کو مستحکم کرنے کے لئے رائج کیا گیا ہے ہم نے کابینہ میں ہمیشہ یہ بات کہی ہے دوسرا نمبر یہ تحریک استحقاق کے بارے میں میں گزارش کروں گا استحقاق ایک عربی لفظ ہے حق سے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عہدے کے حوالے سے یا کسی مرتبے کے حوالے سے یا کسی مقام کے حوالے سے یا کسی رتبے کے حوالے سے جس کو حق ملے اس کا حق بنے اور اس حق کو اس کے بعد چھین کر اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اس کا حق متاثر ہوتا ہے جب کسی کا حق کسی عہدے کے حوالے سے متاثر ہوتا ہے اس کو استحقاق ہی کہا جاتا ہے اور تحریک استحقاق بن سکتی ہے تو یہ ہمارا استحقاق ہے جب کہ اس کا نام ایم پی اے فنڈ ہے تو خدارا یہ تو کہیں کہ حزب اقتدار پر یہ تو کہا جائے نام رکھا گیا ہے ایم پی اے فنڈ اور ایم پی اے ہم بھی ہیں جو منسٹر حضرات ہیں' وہ بھی نام ایم پی اے فنڈ رکھیں لیکن امتیازی برتاؤ کیا جاتا ہے خدارا یہ کہیں کہ منسٹر فنڈ کا نام رکھا جائے جب کہ یہ ایم پی اے فنڈ ہے ایم پی اے سے یہ فنڈ منسوب کیا گیا ہے تو ہم سب کا مساوی حق بنتا ہے یہ ہمارا حق ہے ہمارا حق متاثر ہوا ہے اس حق کو یقیناً" ہم واپس وصول کرنے کی کوشش کریں گے کسی بھی طریقہ سے ہو اس فلور پر بھی ہم بات کریں گے اور اخبارات کے ذریعے سے کوشش کریں گے ہم اس کو قطعاً" نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے آپ کے توسط سے

ہم گزارش کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ اگر ایم پی اے فنڈ ہے تو مساوی انداز سے تقسیم کیا جائے شکریہ

مسٹر سعید احمد ھاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب اس تحریک کے حوالے سے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ مجھے تو یہ تحریک متضاد قسم کی لگتی ہے یہ تحریک استحقاق کے روپ میں سامنے آئی ہے اگر یہ ایم پی اے کا استحقاق سمجھتے ہیں اور اس تحریک کو یہ مسئلہ سمجھتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ مولانا عصمت اللہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ غلط ہیں اگر مسلم لیگ کی حکومت نے ایک منتخب نمائندے کے ذریعے اسکیمات کی نشاندہی کا سلسلہ شروع کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس منتخب نمائندے کا حق ہے اور یہ بات جو مولانا صاحب نے کہی کہ ایک غیر معقول منتخب نمائندے کو استحکام بخشنے کے لئے ایم پی اے پروگرام شروع کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب جذبات میں کہہ گئے کیونکہ وہ ہمیشہ جمہوریت پسند رہے ہیں اور وہ حق جو ایک منتخب نمائندے کو اس حلقے کے لوگ دیتے ہیں میں سمجھتا ہوں اس حق سے اس کو محروم نہیں کرنا چاہیے ایک ایم پی اے جو الیکٹ ہوتا ہے اس کو یہ کہنا کہ وہ غیر معقول ہے تو وہ اس عوام کی توہین کرنے کے مترادف ہے جہاں تک ایم پی اے پروگرام کا تعلق ہے اس کے علاوہ بھی مختلف مدت میں منتخب نمائندے گورنمنٹ کو سفارش کرتے ہیں اور اس کی من چلتی ہے اس پارلیمانی گروپ میں شاید میں موجود نہیں تھا لیکن جس کیبنٹ میٹنگ میں اس کا ذکر آیا اس میں موجود تھا اور مختلف اوقات میں بحث ہوتی رہی کہ کیا کوئی تفریق رکھی جائے یا نہ رکھی جائے میں سمجھتا ہوں کہ یادداشت مولانا صاحب کی بھی درست ہے انہیں یاد ہوگا کہ کون ساتھی اس کے حق میں تھے اور کون خلاف تھے تو اس پر اتنی لمبی چوڑی بحث اور اس انداز کی بحث ہمیں زیب نہیں دیتی اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اٹھارہ لاکھ روپے جو ٹریژری بینچز والوں کو مزید دیا گیا ہے یا جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ملتا ہے یا نہیں ملتا وہ تو ابھی تک فنانس نے ڈیسائیڈ deside نہیں کیا ہے اسے کوئی جمہوری حق پر زد پڑے گی اسے میں درست نہیں سمجھتا۔ شکریہ

مولانا عبدالغفور حیدری استحقاق کے حوالے سے میں گزارش کروں سرور خان صاحب نے بڑے اچھے الزامات لگائے ان کی بڑی مہربانی ہماری غلطیوں کی نشاندہی کی لیکن وہ فائلیں بھی ہمارے سامنے ہیں اور کارکردگی بھی سامنے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے حکومت میں آپ ہیں آپ انکوائری بھی کر سکتے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) (پوائنٹ آف آڈر) مسٹر اسپیکر تحریک آپ نے ایڈمٹ (admit) کیا ہے کہ اس پر بحث چل پڑی ہے یا آپ نے اس کو ایڈمٹ admit کرنا ہے بحث کے لئے اس کی صرف محرک رائے دے سکتے ہیں اس کے بعد پھر آپ اس کو ایڈمٹ admit کریں بحث کے لئے پھر بعد

میں اس پر ڈبیٹ Debate ہو سکتا ہے اگر آپ اس کو ایڈمٹ admit نہیں کرتے۔ (مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری میں نکتہ اعتراض پر بول رہا ہوں آپ بول سکتے ہیں بھلے تسلی سے آپ بولیں کوئی ایسی جلدی بھی نہیں ہے تو میں گزارش کر رہا تھا کہ بڑی اچھی بات ہے کہ انہوں نے ہماری خامیوں کی نشاندہی کی اس کا ریکارڈ موجود ہے دفاتر موجود ہے جو لوگ کرپٹ ہیں ان کی کارکردگی موجود ہے گاڑیاں جہاں استعمال ہو رہی ہیں وہ بھی موجود ہیں جن لوگوں نے بنگلے لئے ہیں وہ بھی موجود ہیں سب کچھ موجود ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے اور میں چیلنج کے طور پر کہتا ہوں کہ آپ ابھی اس اسمبلی کے فلور پر منسٹروں کی آپ کمیٹی بنا دیں۔ اگر ہم پر کچھ ثابت ہو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا اس کے لئے ہم تیار ہیں جہاں تک ایم پی اے اسکیم کی بات ہے اس کے لئے میں گزارش کروں کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا مجھ کو اس بات پر افسوس ہے کہ سن نوے (۹۰) میں بھی ہم تھے ایم پی اے فنڈ تقسیم ہوا حزب اختلاف اور حزب اقتدار کو سب کو ۶۵'۶۵ لاکھ ملے اور پانچ لاکھ بیت المال کے لئے ملے اگر ہم حق میں نہیں ہوتے تو شائد وہ بھی نہیں ملتے پھر جب تعمیر وطن پروگرام کے پیسے آئے تو ۱۵ لاکھ اگر حزب اختلاف کو ملے تو ۱۵ لاکھ حزب اقتدار کو ملے یہ بھی ہماری کوشش تھی اور اس کے بعد جب پچھلے سال پچاس پچاس لاکھ ملے تو سب کو پچاس لاکھ ملے حزب اقتدار کو اور حزب اختلاف کو بھی اور پندرہ پندرہ لاکھ تعمیر وطن کے آئے تھے ان میں تین تین لاکھ کاٹے گئے وہ کہاں گئے وہ ایک الگ مسئلہ ہے جب انکوائری ہوگی تو پتہ چل جائے گا بہرحال بارہ بارہ لاکھ حزب اقتدار کو اور حزب اختلاف کو بھی ملے لہٰذا گزشتہ کارکردگی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جب تک ہم حزب اقتدار کے ساتھ تھے۔ (مداخلت)

مسٹر عبدالقہار خان ودان جناب اسپیکر یہ تو تقریر ہو رہی ہے (شور)۔

مسٹر عبدالقہار خان لاء اینڈ پارلیمانی آفیئرز کے وزیر نے جواب دے دیا ہے اس طرح کوئی سوال آیا ہی نہیں ہے (شور)

جناب اسپیکر قہار صاحب لاء اینڈ پارلیمانی آفیرز کے منسٹر صاحب نے تو ابھی صحیح Situation سچویشن کلیئر نہیں کی ہے۔ (شور)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) کوئی تحریک استحقاق تحریک التواء کے بعد پیش نہیں کی جاسکتی یہ آپ کی اسمبلی کے رولز میں ہے خدا کو مانو اس کو پڑھ لیں۔ (شور)

مولانا عبدالغفور حیدری آپ کو جان جمالی صاحب سبق دے رہے ہیں کان میں پڑھا رہے ہیں

آپ میں کچھ ایسی حیثیت نہیں ہے۔ (مداخلت)

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی خیال رکھیں (I am Independant man)

مولانا عبدالغفور حیدری کریم صاحب کی خود اگر ہم باتیں واضح کریں تو انشاء اللہ پتہ لگ جائے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب

مولانا عبدالغفور حیدری تو میں گزارش کر رہا تھا کہ جب زمینوں کی الاٹمنٹ کا مسئلہ آیا کہ ہر ایم پی اے کو ایک ایک پلاٹ دیا جائے جو حزب اقتدار کے ہیں ان کو دو دو پلاٹ تو آج تک وہ نہیں ہو سکا وہ اس لئے کہ ہم نے نہیں مانا ہم نے کہا کہ اگر دینا ہے تو حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کو دو پلاٹ دیں اگر نہیں دینا ہے تو پھر ایک ہی غلط کیوں ہے یہ آپ افتتاح کر رہے تھے اس پر بھی نہیں ہوا۔ (مداخلت)

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی کسی کو پلاٹ نہیں ملا ہے پلاٹ کسی کو نہیں ملا ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری اس لئے تقسیم نہیں ہوا کہ ہم نے نہیں مانا

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی میرے خیال میں آپ کو اگر انہوں دینا تھا تو آپ سب سے پہلے ایکسپٹ (Except) کرتے تھے آپ کو نہیں ملا آپ نے ایکسپٹ (Except) نہیں کیا۔

مولانا عبدالغفور حیدری کریم صاحب آپ کو تو بنا بنایا بنگلہ ملا ہے سترلاکھ میں ایسی بات نہیں ہے۔

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی میرے پاس چار بنگلے ہیں آپ کی بھول ہے چار ہیں چار بات سنیں میرے کو لیگ جاپان گئے کمیشن کے لئے آپ تو جاپان گئے جاپان' میں تو دبئ جاتا ہوں۔ (شور)

جناب اسپیکر کریم صاحب ان کی بات مکمل ہونے دیں جی۔

حاجی نور محمد صراف (وزیر کیو ڈی اے) یہ پلاٹوں کے بارے میں جو ہمارے معزز رکن فرما رہے ہیں یہ سراسر غلط ہے سب ایم پی ایز کو حق ہے کہ وہ ایپلیکیشن دیں پلاٹوں کے سلسلے میں اس میں یہ نہیں ہے کہ ٹریژری بینچز کو دو اپوزیشن کو ایک میں فلور آف دی ہاؤس یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جن معزز اراکین نے معزز ممبران نے ایپلیکیشن دی ہے ان کو ہم پلاٹ الاٹ کریں گے۔

مولانا عبدالغفور حیدری بڑی اچھی بات ہے نور محمد صاحب نے اس بات کا اعتراف کیا تو میں گزارش کر رہا تھا کہ جمالی صاحب نہ کرنے والے تو نہیں نہ معلوم کہ آج وہ کس موڈ میں ہیں شاید وہ ماموں اور

کھینچے والا مسئلہ ہے جان صاحب اشارہ کر رہے ہیں کہ جی نہیں ماننا ہے بات میرے خیال میں وہی ہے ادھر بھی ڈاکٹر صاحب کے کان میں پڑھتے ہیں ادھر بھی اشارہ کرتے ہیں خیر لیکن میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کا یہ حق ہے ستر لاکھ اور ستر لاکھ لے کر رہیں گے اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اب اعلان کرنا ہوگا نہیں تو جب تک یہ سیشن ہے کا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے)

یا تو ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) جناب اسپیکر صاحب میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں کہ عالم دین کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بیس لاکھ کی خاطر عوام کو چھوڑ کر اسمبلی فلور کو چھوڑ جائے

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) یہ حکومت کو اختیار ہوتا ہے کہ کس علاقے کو کتنا ترقی کے لئے دے نہ کوئی اس طرح فیصلہ ہوا ہے نہ ابھی تک اس پر کوئی عمل ہوا ہے ابھی تک ہم کو نہیں ملا ہے مولانا امیر زمان صاحب کے سیکریٹری صاحب کو خود ہی پہنچ گئے ہیں میرا اپنا سیکریٹری ہے مجھے نہیں ملا ہے حقیقت بتاتا ہوں میرا اپنا سیکریٹری ہے پی اینڈ ڈی کا مجھے نہیں دیا ہے یہ ویسے بھی کسی حکومت کا اختیار ہے اگر آپ بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں خدارا کریں بائیکاٹ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ (شور)

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ان کی بات مکمل ہونے دیں۔(شور)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) ہم بات نہیں کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں یہ میں پبلک ہیلتھ منسٹر سے اپیل کروں گا کہ وہ دس تاریخ کو سوشل ویلفیئر کا سارا پروگرام جو ہے ایوان کے میز پر رکھ دیں تاکہ تمام ایوان کے کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ ہفتے کے دن سارے میز پر ایک ایک کاپی رکھ دیں سوشل ایکشن پروگرام کی اگر وہ ایک کروڑ پر پہنچا ہے۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب بول رہے ہیں یہ طریقہ نہیں ہے آپ تشریف رکھیں نوشیروانی صاحب آپ بیٹھیں جعفر خان کلیر کر رہے ہیں میں اس پر آرڈر دے رہا ہوں جی مردانزئی صاحب جعفر خان صاحب کی بات مکمل ہونے دیں وہ اس سے پہلے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی جناب آپ بوروں کی تعداد گنیں کہ کتنے بورز ہو چکے ہیں ذاتی بورز ذاتی بورز

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) اگر ہم نے یہ ثابت کردیا کہ اس کا فنڈ ایک کروڑ دس لاکھ اور ہمارا بیس لاکھ تھا (شور)

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر ہماری بات سنی نہیں جاتی اس لئے ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔(اس مرحلہ اپوزیشن ارکان واک آوٹ کرگئے)

جناب اسپیکر جی جعفر خان صاحب

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) اور سو دفعہ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو نہیں دینا چاہیے ہم لوگوں نے ان کے ساتھ نہیں مانا ان لوگوں نے ایک کروڑ لیا اگر ہم لوگوں نے بیس لاکھ زیادہ لئے ہیں تو کون سا آسمان گرا ہے ایک کروڑ کے مقابلے میں ہم نے صرف بیس لاکھ لئے ہیں۔

جناب اسپیکر جی جعفر خان صاحب

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب یہ مولانا صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اس کے اوپر یہ کہنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے جیسے سرور خان صاحب نے کہا آوٹ آف آرڈر ہے اس کو پہلے پیش ہونا چاہئے تھا۔

جناب اسپیکر اس کی ایکسپلینشن میں نے کردی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) اچھا دوسری بات یہ کہ کسی حکومت کی پری رو گیٹو (Prerogative) ہے کہ وہ جس ایریا کو جس علاقے کو زیادہ ضروری سمجھے اس کو زیادہ فنڈ دیں گے جس کو کم ضروری سمجھے کم فنڈ دیں گے اور اس کے اوپر ابھی میں بتایا کہ میں خود منسٹر پی اینڈ ڈی ہوں سیکریٹری اپوزیشن والوں کا ذکر کر رہے تھے اس سیکریٹری س میری ابھی بات ہوئی ہے کسی کو ایشو نہیں ہوئے ہیں اگر ہوں گے بھی تو مناسب کو دیکھا جائے گا کہ کونسا علاقہ کتنا ضروری ہے اتنا ہی دیئے جائیں گے اور اس فیصلے میں اگر وہ کہتے ہیں اپوزیشن والے موجود تھے وہ بہتر فورم تھا اعتراض کرتے ریجیکٹ Reject کرتے آج اسمبلی اس کے اوپر اعتراض کرنا اگر اتنی زیادہ خواہش تھی کہاں ناانصافی ہوئی ہے فلور پر پیش کروں گا ڈیٹیلز-Details پیش کروں گا کس کس جگہ پر ناانصافی ہوئی ہے کس ایریا کو کتنا فنڈ دیا ہے تو آج اگر یہ ان کے سامنے آیا ہے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے میں اس وقت کا ریکارڈ پیش کروں گا جس وقت انہوں نے زیادتی کی ہے اور اتنی آپ لوگوں کی آنکھیں کھول جائیں گی اتنا ڈیفرنس ہوگا کہ یہ بیس لاکھ کیا اس کے سوگنا کچھ نظر نہیں آئیں گے۔ اور یہ ہماری پری رو گیٹو

Prerogative ہے جس کو جتنا دینا چاہیں ہماری مرضی ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) ابھی تک کا حساب کیا جائے کہ زیادہ مولانا صاحب منسٹری اینڈ ڈی لے گیا ہے یا کوئی اور دس دفعہ تو کیبنٹ میں فیصلہ ہوا ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں اپوزیشن نے واک آؤٹ جو کیا ہے وہ اس لئے نہیں کہ پچاس لاکھ اور ستر لاکھ کی بات ہے یہ تو ابھی واضح ہے کہ جب فنانس کے پاس پیسہ نہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ تحریک التواجو امیر زمان صاحب ہاشمی جن کو ابھی میں یہ کہتا ہوں لیکن پہلے تو وہ صرف امیر زمان تھے آج کل ہاشمی بنے پھر رہے ہیں تو ہاشمی صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے ہمارے خلاف کئی الزامات لگائے ہیں انہوں نے۔ ابھی اس کو پتہ ہے کہ آج تو وہ جواب دے گا اور جواب بھی اچھا دے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ حیدری صاحب نے جان بوجھ کر واک آؤٹ کیا اس کو پتہ تھا وہ سننا چاہتا تھا امیر زمان تو ویسے بولتا رہتا ہے لیکن اس کو پتہ تھا کہ اصل حقائق سامنے آئیں گے میں سمجھتا ہوں آج کے واک آؤٹ کا پچاس لاکھ اور ستر لاکھ سے کوئی تعلق نہیں صرف اس واک آؤٹ کا یہ تعلق ہے کہ وہ ہمارا جواب سننے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

حاجی نور محمد صراف (وزیر کیوڈی اے) جناب اسپیکر جہاں تک تحریک استحقاق کا مسئلہ ہے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت نے جب کہ مولوی صاحبان ہمارے ساتھ تھے اس وقت پینتیس پینتیس لاکھ روپے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ محکمہ جو واٹر سپلائی اسکیم کا فنڈ تھا اس میں وہ شہری ایم پی ایز کو ایک آنہ بھی دینے کے لئے رضامند نہیں تھے انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ یہ شہر کے ایم پی ایز کا حق نہیں بنتا اگر ہم ایم پی اے تھے ہم بھی ٹریژری بنچز میں ان کے ساتھ تھے پھر کیا وجہ تھی کہ انہوں نے پینتیس پینتیس لاکھ روپے پبلک ہیلتھ کا فنڈ ہمیں نہیں دیا ہمارے شہری ایم پی ایز کو اریگیشن کا فنڈ نہیں ملا اور آج وہ کہتے ہیں کہ سب ایم پی ایز کا یہ حق ہے لیکن جب وہ برسر اقتدار تھے تو انہوں نے اس کو حق نہیں سمجھا۔

جناب اسپیکر اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اب وزیر ملازمتہاء و نظم و نسق عمومی پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر اس تحریک پر آپ ووٹنگ کرائیں آپ نے اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیوں کیا؟ آپ اس پر ووٹنگ کرائیں کہ کتنے اس کے حق میں ہیں۔

جناب اسپیکر I Lave decided جی۔

جناب اسپیکر قہار صاحب رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر اس طرح کی ایک کمیٹی میری تحریک استحقاق پر پچھلی دفعہ بنی تھی کہ وزیر ایریگیشن نے وزیر پی ایچ ای نے میرے ستر لاکھ روپے کاٹ کر اپنے حلقے میں استعمال کئے تھے اس پر آج تک نہ کچھ ہوا ہے اور نہ کسی نے پوچھا ہے مہربانی کرکے اگر واقعی تحریک استحقاق کی بات ہے تو جتنی کمیٹیاں آج تک بنی ہیں جو ہم نے پیش کئے تھے ہمارے لاکھوں روپے اس میں چلے گئے تھے تو آج تک کسی نے ایکشن نہیں لیا میں نہیں سمجھتا ہوں۔

جناب اسپیکر آپ کی استحقاق کی جو کمیٹی ہے اس کو آپ ایکٹیو (Active) کر لیجئے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) جناب اسپیکر یہ تو آپ کا کام ہے کہ کمیٹی بنا کر بلائیں کیونکہ یہ آپ کی جیورسڈیکشن Jurisdiction ہے اس کو آپ نے ایفکٹیو effective بنانا ہے آپ کمیٹی بنائیں اس میں لوگوں کو بٹھائیں گے تاکہ جتنے درجنوں معاملات پڑے ہوئے ہیں کم از کم انکا حل نکل آئے۔

جناب اسپیکر ہم نے بارہا اس کی میٹنگ بلائی ہے شاید (مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان میرے خیال میں اگر آپ ابھی سے ایفکٹیو effective بن گئے اس مسئلے پر تو ہم claim کریں گے کہ ہمارے جو پچھلے وہ ہیں

جناب اسپیکر ہم نے پہلے آٹھ نو دفعہ اس کمیٹی کی میٹنگ بلائی ہے اب آپ حضرات جو اس کے ممبرز ہیں اس کے لئے آپ معزز اراکین اور معزز وزراء صاحبان جو اس کمیٹی کے ممبرز ہیں تھوڑا سا ٹائم رکھیں اور جلدی سے آپ Decide کرلیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) میرے خیال میں اگر تحریک استحقاق کی بات ہے تو سب سے پہلے جو کمیٹیاں بنی ہیں اس پر ہمارا استحقاق بنتا ہے کہ پہلی والی تحریکوں کا فیصلہ کریں پھر اس کے متعلق سوچیں۔

مسٹر باز محمد خان کھیتران (پوائنٹ آف آرڈر) سر میرے خیال میں اسپیکر کی رولنگ کے بعد اس پر Debates ڈیبیٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب اسپیکر انہوں نے پرانی والی کمیٹیوں کی بات کی ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) جناب اسپیکر صاحب پتہ نہیں کس رول آف بزنس کے تحت یہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا گیا میرے خیال میں تو اس پر رائے لینی چاہیئے تھی کہ آیا اس کو استحقاق

کمیٹی کے حوالے کیا جائے یا نہیں۔

جناب اسپیکر Khan sahib It has been decided

مسٹر عبدالحمید خان (وزیر) اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے بلکہ اس کو ریجیکٹ کیا جائے بلکہ میرے خیال میں

جناب اسپیکر اس پر استحقاق کمیٹی کی رپورٹ آئیں گی پھر اس کے بعد یہ ہاؤس میں پیش ہوگی پھر آپ رائے دیں گے۔

Either it will be Required to be accepted or not

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) یہ آپ کا Prerogative ہے؟

جناب اسپیکر جی یہ میں نے خود بھیج دی ہے استحقاق کمیٹی کے پاس' جی وزیر متعلقہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال انیس سو نوے اور انیس سو اکانوے ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر عبدالقہار خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹس بابت سال انیس سو نوے اور سال انیس سو اکانوے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر رپورٹیں ایوان میں پیش ہوئیں۔

چونکہ آج کے لئے مزید کارروائی نہیں لہذا کارروائی مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دو پہر بارہ بجکر پچیس منٹ پر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء سہ شنبہ صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)